مجاہد امت کیلئے دینی تعلیم کی اہمیت

مجلسِ شوریٰ کے سالانہ اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے تفصیلی رپورٹ کے تمہیدی نوٹ میں جہاد اور دینی تعلیم و مدارس کی اہمیت پر روشنی ڈالی جسے یہاں پیش کیا جارہا ہے ——— ادارہ

معزز حضرات! ایسے اندوہناک ماحول میں جبکہ مصائب و خطرات کے سیاہ بادل ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں اور ہمارے مقدس ملک کی سرحدات پر حق باطل سے برسرپیکار ہے۔ آپ حضرات کا یہاں ایک دینی، علمی ادارہ کے استحکام و ترقی پر غور و خوض کے لئے جمع ہونا جہاد ہی کا ایک شعبہ ہے۔ دورانِ جہاد میں قرآن و حدیث کی اشاعت و حفاظت کے فرائض اور بھی مؤکد اور مستحکم ہو جاتے ہیں۔ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔ خداوند کریم کا ارشاد ہے کہ دورانِ جنگ میں بھی ایک طائفہ علم دین کی تحصیل میں مشغول رہے تاکہ جہاد میں مشغولیت کی وجہ سے دینی بقاء کے تسلسل میں فرق نہ آئے اور مجاہدین کی فتح و کامرانی کے بعد مفتوحہ ممالک میں مبلغینِ اسلام کے وفود علومِ دینیہ اور احکامِ اسلامیہ کی نشر و اشاعت کے لئے پھیل جائیں اور اعلاءِ کلمۃ اللہ (جس کے لئے شہداء کرام کی جانیں قربان ہوگئی ہیں) کا فریضہ ادا ہو سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ حقیقی اسلام کی بقاء سے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کی ترقی و استحکام وابستہ ہے۔ بحمداللہ پاکستان میں مدارس دینیہ کی بدولت قرآن و حدیث کی صحیح ترجمانی ہو رہی ہے۔ اور اسلامی علوم کی نشر و اشاعت سے مسلمانانِ پاکستان میں روحِ اسلام موجود ہے اور اس اسلامی رشتہ ہی نے پاکستان کے مسلمانوں کو یک جان ہو کر باطل کے ظلم و استبداد کے سامنے سربکف ہو کر کھڑا کر دیا ہے۔ اور ملتِ پاکستانیہ نے پورے جوش و خروش سے کفر کو للکار کر اسے عبرتناک شکست دے دی ہے ——— پاکستان کے علاوہ اکثر دوسرے اسلامی ممالک علومِ دینیہ سے ناآشنا اور بیگانہ ہوتی چلی جارہی ہیں۔ اس لئے کہ ان میں دینی درسگاہیں مفقود ہیں جس کا لازمی

نتیجہ یہ ہے کہ ان میں اسلامی رشتہ کا اتنا احساس باقی نہیں رہا۔ اور قومیت کا بت ان کا معبود بن گیا ہے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن سے کوسوں دور ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں میں جب حقیقی اسلام، قرآن و حدیث کے علوم ناپید ہو جائیں تو وہاں نہ دین رہے گا۔ نہ اسلامی رشتہ اور نہ مذہب و ملت کی حفاظت کے لئے جہاد کرنے کا جذبہ ــــــ پیش شدہ حالات و خطرات سے ایک ہوشیار قوم پر یہ حقیقت آشکارا ہونی چاہئے کہ اگر پاکستان کا استحکام اور بقاء و حفاظت مطلوب و محبوب ہے تو ملک و ملت کو اسلامی اقدار و کردار ۔ قرآنی تعلیمات و ارشادات۔ اور سنت نبوی کی روشنی سے معمور و منور کر دیا جائے۔ قرآن و سنت کی تعلیم و تربیت جتنی بھی عام ہو گی مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد، جذبۂ جہاد اور بھی بڑھتا جائے گا۔ اور اسلامی روایات زندہ ہوتی جائیں گی۔ اور جب ملت پاکستانیہ اللہ تعالیٰ کی ایک تابعدار فرمانبردار اُمت بن جائے گی تو بھارت تو کیا سارے باطل نظام اور استعمار و استبداد کے سارے طاغوت اکھٹے ہو کر بھی پاکستان سے آنکھ تک نہ لڑا سکیں گے اسلام اور مسلمان غالب ہونے کے لئے ہے۔ کلمۂ حق زیر ہونے کے لئے نہیں بلکہ حق کے لئے ہمیشہ فتح اور کامرانی ہی مقدّر ہے ــــــ یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو دارالعلوم حقانیہ اور دیگر مدارس دینیہ کی اہمیت اور ضرورت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اسلام اور اسلامی اقدار اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے لئے ہی ادارے ہیں جو دن رات ملت مسلمہ کے دینی۔ مذہبی، علمی، تبلیغی خدمات سرانجام دینے میں مصروف رہتی ہیں اور امت کی خشک رگوں کو قرآنی تعلیمات اور اسلامی روح سے شاداب و سرشار کر رہی ہیں۔ کوئی وقت ایسا نہیں گذرتا کہ علوم رسالت کے یہ مراکز علمی جہاد میں مصروف نہ ہوں۔

کرم فرمایانِ محترم! یہ حقیقت بھی آپ کی نگاہ سے مخفی نہیں کہ باطل سے مقابلہ نے اگر ایک طرف دینی علوم اور دینی اداروں کی اہمیت کا احساس ہمیں دلایا ہے تو دوسری طرف اہل خیر اور دست تعاون بڑھانے والے اہل درد مسلمانوں کو اقتصادی مشکلات اور نزاکتوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ جو لازمی طور پہ ایک دینی ادارہ کے مصارف پر اثر انداز ہوں گے۔ ایسے نازک حالات کا سامنا دینی علوم اور دینی ادارہ کے بند کرنے یا اس کے تعلیمی مشاغل کو محدود کرنے سے تو نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ نازک وقت ہمیں اور ہمارے مخلص سرپرستوں اور سراپا اخلاص اراکین کو زیادہ سے زیادہ توجہ، مستعدی اور جوش و خروش سے اس دینی مرکز اور دیگر دینی اداروں کی استحکام و ترقی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت کا احساس دلا رہا ہے ــــــ